السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک ایسا آدمی جس نے کسی دوسرے آدمی سے زمین ٹھیکہ پر لے کر گندم کی فصل کاشت کی ہو اور دیگر اس پر قرض بھی ہو۔ تو کیا اس آدمی پر بھی پورا پورا عشر دینا فرض ہے یا کہ کمی بیشی ہو سکتی ہے؟ براہ کرم قرآن وحدیث (کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔ (عبداللہ عمر، کوٹ رائے جعفر کھرل ضلع اوکاڑہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کوئی آدمی مقروض ہو اور اس کے پاس زمین کی آمدنی کے علاوہ دیگر ذرائع آمدنی ہوں جس میں سے قرض ادا کر سکتا ہو تو اسے زمین سے حاصل ہونے والی ساری آمدنی سے عشر ادا کرنا ضروری ہے کیونکہ اللہ کا ارشاد ہے۔

(ترجمہ "اے ایمان والو! خرچ کرو پاکیزہ چیزوں میں سے جو تم نے کمائی ہیں۔ اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالا ہے۔" (البقرہ : 365

اس آیت میں اللہ نے زمین سے نکلنے والی ساری آمدنی میں سے خرچ کرنے کا حکم دیا ہے اور اگر اس کے پاس زمینی آمدنی کے علاوہ اور کوئی ذریعہ آمدن نہیں تو وہ زمین کی آمدنی سے اپنا قرض اتارے اور باقی سے عشر دے اور اگر قرض اتنا ہے کہ آمدنی سے پورا پورا وضع ہوتا ہے تو قرض ادا کر دے۔ اس پر عشر فرض نہیں اس لیے کہ اللہ نے مسلمانوں پر جو صدقہ فرض کیا ہے وہ اغنیاء سے لیا جاتا ہے اور فقراء پر تقسیم کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری (4345) میں موجود ہے۔

جس آدمی کا سارا مال ہی قرض میں جا رہا ہو تو وہ غنی نہیں بلکہ فقیر ہے۔ اور اللہ کسی آدمی کو اس کی وسعت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا۔ تفصیل کے لیے دیکھیں۔

(احکام زکوٰۃ وعشر وصدقہ فطر از حافظ عبدالسلام بن محمد)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

تفہیمِ دین

کتاب الزکوٰۃ، صفحہ: 199

محدث فتویٰ